ہے جس کے بغیر ادبی تنقید وجود میں نہیں آسکتی۔ ان کی تنقید کو مجموعی طور پر تاثراتی اور جمالیاتی کہا جاسکتا ہے اور اس کو ان کے دینی مطالعے نے گہرائی بخشی ہے۔

پروفیسر جاوید اقبال صاحب کے اسلوب میں تخلیقی شان ہے جو اُن کی تنقید کو بھی تخلیق کی سطح پر پہنچادیتی ہے۔ تیرا وجود الکتاب کے صفحات میں ان کے خوبصورت اسلوب کے جلوے ہر جگہ موجود ہیں۔ ایک مختصر اقتباس نمونے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

> الوہی تعلیمات ہمیشہ گردش وقت پر خندہ زن رہا کرتی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آفتابِ رسالت ہیں۔ آپ ﷺ کی آمد سے افقِ نبوت کے تمام ستارے چمک اٹھے ہیں اور نہ اس آفتاب کو غروب ہے اور نہ ان ستاروں کے مقدر میں تنک تابی۔

یہ چند جملے گہری معنویت بھی رکھتے ہیں۔ آفتاب تو ستاروں کو کھاجاتا ہے لیکن آفتاب محمدی ﷺ نے کردار اور سیرت کے ستاروں کو نئی چمک دی ہے۔ یہ انداز کتاب میں عام ہے۔

اگر پروفیسر صاحب نے ماضی قریب کے کچھ اور بزرگوں اور اہل اللہ کو شامل کرلیا ہوتا تو مناسب ہوتا۔ حضرت آسی غازی پوری، مولانا اشرف علی تھانوی، خواجہ عزیز الحسن مجذوب، حضرت اصغر گونڈوی، مولانا محمد احمد پھول پوری، حضرت مولانا سیّد زوّار حسین شاہ، علامہ سید سلیمان ندوی اور مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ علیہم (اس فہرست میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ نام تو مجھے ان سطور کی تحریر کے وقت یاد آگئے)۔

نام کتاب : ”سیرت احمد مجتبیٰ، صلی اللہ علیہ وسلم“

مؤلف : شاہ مصباح الدین شکیل

صفحات : ج اول ۷۸۴، ج دوم ۵۵۲، ج سوم ۸۳۲،

قیمت : درج نہیں

ناشر : پاکستان اسٹیٹ آئیل کمپنی لمیٹڈ، داؤد سینٹر، مولوی تمیز الدین روڈ، کراچی،

تبصرہ نگار : سیّد عزیز الرحمٰن

سیرت طیبہ ﷺ کے موضوع پر لکھی گئی کتب کی مکمل فہرست تو موجود نہیں، لیکن یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ ان کی تعداد شمار سے باہر ہے، اور وہ ہزاروں میں نہیں لاکھوں میں ہیں، پھر کسی زبان کی قید نہیں، نہ آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر لکھنے والوں میں، صرف مسلمان ہیں، بلکہ آپ صلی اللہ